سکیم آف سٹڈیز، سلیبس

اور

ماڈل سوالیہ پرچہ

(سالانہ امتحان ۲۰۰۷ سے نافذ العمل)

ہائر سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ ایگزامینیشن

اردو لازمی

پارٹ - 1

شعبہ تحقیق

فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، اسلام آباد

اسلامی جمہوریہ پاکستان

فہرست عنوانات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	(i)
۲۔	دیباچہ	(iii)
۳۔	قومی تعلیمی پالیسی (۱۹۹۸۔۲۰۱۰)، نصب العین اور مقاصد	
۴۔	تدریس اردو کے عمومی/قومی مقاصد	
۵۔	تدریس اردو کے خصوصی مقاصد	
۶۔	تدریس اردو کے خصوصی مقاصد کی تفصیل	
۷۔	نصاب اردو لازمی	
۸۔	تفہیمی سطحوں اور کمانڈ ورڈز کی تعریف	
۹۔	مجوزہ و حوالہ جاتی کتاب	
۱۰۔	ماڈل سوالیہ پرچہ اردو	
۱۱۔	اردو ادب کی تدریس کے مقاصد	
۱۲۔	اردو ادب کی تدریس کے مقاصد کی تفصیل	
۱۳۔	نصاب اردو ادب	
۱۴۔	مجوزہ کتاب اردو ادب	
۱۵۔	ماڈل سوالیہ پرچہ اردو ادب	
۱۶۔	نصاب اردو سلیس	
۱۷۔	ماڈل سوالیہ پرچہ اردو سلیس	
۱۸۔	نصاب پاکستان کلچر	
۱۹۔	مجوزہ کتب پاکستان کلچر	
۲۰۔	ماڈل سوالیہ پرچہ پاکستان کلچر	
۲۱۔	سکیم آف سٹڈیز	

پیش لفظ

ہم ایک ایسے غیر معمولی دور میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں سماجی نظام، معاشی خوشحالی، جدید فلسفیانہ اور مذہبی طرزِ فکر میں حیران کن تبدیلیاں اس کا اہم خاصہ ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کائنات کے متعلق ہماری سمجھ بوجھ میں بھی جدت آئی ہے۔ تعلیم انسانی ترقی اور فلاح کے ہر پہلو کے لیے لازمی ہے۔ اور اسی لیے تاریخ میں پہلی بار عالمگیر سطح پر تعلیمی ترقی کسی قوم کی معاشی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے۔

گذشتہ پانچ سال میں حکومتِ پاکستان نے سکولوں میں تعلیم و تعلم کی بہتری کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ ان اقدامات میں ایسے طریقہ امتحان کی تشکیل اور اس پر عمل درآمد شامل ہے جو طلباء کی بنیادی تصورات کی سمجھ، تجزیاتی مہارتوں اور تنقیدی صلاحیتوں کے جائزے یا جانچ پڑتال کو یقینی بنا سکے۔

آج کے نظامِ تعلیم و تعلم میں طلباء فکری، تجزیاتی اور تنقیدی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے بغیر نصابی کتب کا مواد زبانی یاد کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور طلباء صرف وہی کچھ پڑھتے ہیں جس کی امتحان میں کامیابی کے لیے ضرورت ہے۔ طلباء نے جو کچھ حقیقی سیاق وسباق کے حوالے سے پڑھا ہوتا ہے اسے وہ مربوط نہیں کر پاتے اور اس کا عملی اطلاق کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اس سے نئے حالات میں طلباء کو اپنی معلومات اپنی صلاحیت کے مطابق استعمال کرنے میں دقّت ہوتی ہے۔ لہذا امتحانی نظام میں سلیبس (نصاب) کے اغراض و مقاصد سے آگاہی ضروری ہے۔ تعلیمی ترقی کے پیشِ نظر تعلیم کے بنیادی مقاصد کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ وفاقی وزارتِ تعلیم نے تعلیمی کاوشوں کے حوالے سے ترجیحات مقرر کی ہیں جن کا مقصد تمام درجات پر تعلیمی معیار اور امتحانی نظام میں بہتری لانا ہے۔ ایک مؤثر امتحانی نظام تعلیم و تعلم کے نظام کی بہتری کے لیے ایک وسیلہ ثابت ہو سکتا ہے اور امتحانات کے بہتر معیار سے آگے چل کر مجموعی طور پر بہتر تعلیمی معیار کی صورت میں نتیجہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اگر امتحانی نظام کو محض نصابی کتب کے مواد کو زبانی یاد کرنے کی قابلیت کے جائزے تک محدود کر دیا جائے تو پھر رٹا لگانے کا رواج عام ہو جاتا ہے۔ تدریس کے غیر فکری طریقے معیار بن جاتے ہیں اور سکولوں میں تدریس کے عمل کی حیثیت ایک روزمرہ کے کام کی سی ہو جاتی ہے۔

موجودہ حکومت نے تعلیمی معیار کی بہتری کے لیے ثانوی اور اعلیٰ ثانوی مدارس کے نصاب کی بہتری کی جانب کافی توجہ دی ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم معیاری تربیتی مواد، بہتر نصاب، زیادہ وسیع تعلیم، بہتر امتحانی حکمت عملی اور اس طرح کے دوسرے ذرائع کو بروئے کار لا کر طلباء کی تعلیمی کارکردگی کو ترقی دیں۔ ان مقاصد کے حصول کا انحصار اساتذہ، پرنسپل صاحبان اور انتظامیہ کی تعلیم

سے متعلقہ تمام شعبوں میں مسلسل پیشہ ورانہ ترقی تک رسائی پر ہوگا۔

فیڈرل بورڈ نے وزارت تعلیم کی جاری کردہ حکمتِ عملی کی روشنی میں امتحانات کے معیار کی ترقی کے لیے کٹھن کام کی ذمہ داری لی ہے۔اس قومی مقصد کی تکمیل کے لیے بورڈ نے تمام ممکن ذرائع کا استعمال کیا ہےاوراس کام کی سربلندی کے لیے ذمہ داری کی ایک اور مثال قائم کی ہے۔میں امید کرتا ہوں کہ پاکستان میں معیارِتعلیم کی بہتری کےحوالے سے کی گئی اس کاوش کےدُوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

ساجد حسن

سیکریٹری

منسٹری آف ایجوکیشن

دیباچہ

نظام تعلیم کا معیار نصاب، تدریس اور امتحانات کے ذریعے طلباء کی قابلیت جانچنے پر منحصر ہوتا ہے۔ طلباء کی کارکردگی کی جانچ اور جائزہ ان کی صلاحیتوں کو نکھارنے اور اساتذہ کی استعداد اور تدریسی عمل کو بہتر بنانے میں معاون ہوتے ہیں۔ تعلیمی نظام میں وسیع پیمانے پر تعلیمی کارکردگی کی پیمائش اور جائزے کے لیے تیار کیے گئے مؤثر طریقہ کار کی بدولت اساتذہ طلباء کی ترقی پر گہری نظر رکھ سکتے ہیں اور مزید حصول علم میں ان کی مدد زیادہ مفید انداز میں کر سکتے ہیں۔

قومی تعلیمی پالیسی (۲۰۱۰-۱۹۹۸) کے مذکورہ مقصد کی تکمیل کے حوالے سے وزارتِ تعلیم نے امتحانی نظام کو باضابطہ بنانے کے لیے مخصوص اور مؤثر لائحہ عمل اختیار کیا ہے جس کی بدولت نظام امتحان تصورات کے فہم اور ذہنی صلاحیتوں کے نکھارنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ فیڈرل بورڈ نے امتحانی نظام کی تشکیل نو کے سلسلے میں اولین کردار ادا کرتے ہوئے وزارت تعلیم کی ہدایت کے تحت ۲۰۰۳-۲۰۰۲ میں ماڈل پیپر (نمونے کے پرچہ جات) تشکیل دینے کی ذمہ داری لی جو نظر ثانی شدہ قومی نصاب پر مشتمل تھے۔ یہ نمونے کے امتحانی پرچہ جات، جو تین حصوں میں منقسم تھے، اداروں میں تقسیم کیے گئے۔ روایتی امتحانی نظام میں تبدیلیاں لانے کے لیے یہ پہلا قدم تھا۔ وفاقی بورڈ کی اس کاوش کو تعلیمی حلقوں میں بڑے پیمانے پر ستائش حاصل ہوئی۔

مسابقت میں اضافے اور تعلیمی میدان میں نت نئی تبدیلیوں کو محسوس کرتے ہوئے فیڈرل بورڈ نے مروجہ امتحانی نظام میں بتدریج تبدیلیوں کے عمل کا آغاز کیا ہے۔ اس نے اس سلسلے میں ایڈیکسل انٹرنیشنل انگلینڈ (یو۔کے ایجوکیشن بورڈ) کے ساتھ رابطہ اور تعاون قائم کرنے کا قابلِ قدر اقدام کیا ہے تاکہ طریقہ ہائے تعلیم اور امتحانی نظام میں مطلوبہ اصلاحات لائی جائیں۔ ایڈیکسل کے ماہرین نے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانی پرچہ جات کے اجزاء اور معیار کا جائزہ لینے کے لیے فیڈرل بورڈ کا دورہ کیا اور پرچہ جات کے مرتبین سے تبادلۂ خیالات کیا۔ ان کی تجاویز کو پیش نظر رکھ کر فیڈرل بورڈ نے معقول وقت صرف کرتے ہوئے جانچ پڑتال کا ایسا نظام قائم کرنے اور اس کے اطلاق کی سعی کی ہے جو طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو تقویت دے اور پروان چڑھائے۔ اس سلسلے میں بورڈ نے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ ۲۰۰۷ کے امتحان کے لیے نمونے کے پرچہ جات مرتب کرنے کی غرض سے نجی اور سرکاری اداروں کے ماہر اساتذہ کی مشاورتی نشستیں منعقد کیں۔ اور نمونے کے پرچہ جات کو تمام متعلقہ اداروں میں بھیجا گیا۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ امتحان کے نمونے کے پرچہ جات کی تیاری

کے بعد فیڈرل بورڈ نے اعلیٰ ثانوی امتحان حصہ اول (HSSC Part-I) برائے ۲۰۰۷ کے لیے بھی نمونے کے پرچہ جات تیار کیے ہیں۔ اس حوالے سے اے لیول اور اعلیٰ ثانوی سطح پر سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں مصروف تدریس تجربہ کار اور ماہر اساتذہ کرام کو جمع کیا گیا تا کہ دو دونوں امتحانی نظاموں کی خوبیوں کو یکجا کرتے ہوئے باہمی اشتراک عمل سے ایسے نمونے کے پرچہ جات تیار کرسکیں جن کی بدولت جانچ پڑتال کے معیار میں بہتری لائی جاسکے۔

اساتذہ کرام نے اپنے تدریسی تجربہ اور صلاحیتوں کی بدولت سوالات کی تیاری کے دوران طلباء کی تفہیمی سطحوں (Cognitive levels) یعنی علم، سمجھ اور اس کے اطلاق کی جانچ کے مقصد کو خصوصاً پیش نظر رکھا۔ بورڈ کا مدعا طلباء میں مضمون کے متعلق فکری صلاحیت پیدا کرنے کے لیے صحیح قابلیت کو پروان چڑھانا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے تا کہ اگر انہیں ایسے سوال کا جواب دینا ہو جو براہ راست ان کی نصابی کتاب سے نہ ہو تو وہ پریشان نہ ہو جائیں۔

زیرِ نظر کتابچہ امتحانی نصاب اور اس کی وسعت، نمونے کے امتحانی پرچہ جات، ان کو جانچنے کے طریقِ کار اور ہر مضمون کے اغراض و مقاصد کی تفصیل پر مشتمل ہے۔ اس سے قبل نصابی کتابچہ کے لیے قومی نصاب تعلیم سے صرف نصاب کی فہرست لی جاتی تھی۔ اب قومی نصاب کے مواد کا ایک بڑا حصہ اس کتابچے میں شامل کیا گیا ہے جو اساتذہ اور طلباء کی رہنمائی سے متعلقہ ہے۔ اجتماعی کام اور یک جہتی میں فروغ کے لیے اور نصابی مواد سے مناسب وابستگی مہیا کرنے کے لیے عملی کام (پریکٹیکل) کی سرگرمیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کمانڈ ورڈز (Command Words) کی تعریفیں بھی شامل کی گئیں ہیں جو امتحانی سوالات کے مطلوبہ جوابات کی نوعیت اور حدود متعین کر کے ممتحن اور طالب علم کی باہم مفاہمت پیدا کرنے اور طلباء میں تصورات کے فہم کی قابلیت کی حوصلہ افزائی کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ یہ کتابچہ امتحانی نصاب تفصیل سے پیش کرتا ہے اور کمرہ جماعت کے طریق کار سے بورڈ کے امتحان تک پڑھانے کا وسیع طرزِ عمل متعارف کروانے میں مدد کرتا ہے۔ تدریس کے ایسے اصولوں پر زور دیا گیا ہے جو تحکمانہ اور بے لچک نہ ہوں۔ اس لحاظ سے یہ کتابچہ استاد کی رہنمائی کے لیے معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ فکری صلاحیت کی تشکیل پر زور دیتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح امتحانی نظام طلباء کے سیکھنے کے عمل کا تعین کرتا ہے یا اندازہ کرتا ہے کہ کس حد تک رہنمائی کے مقاصد حاصل کیے گئے ہیں۔ اس اہم کام کے ذریعے اساتذہ، طلباء، اسکول اور کالج کی انتظامیہ اور والدین کی مفید اور ضروری رہنمائی متوقع ہے۔ لہذا یہ امید کی جاتی ہے کہ اس کتابچے میں مہیا کی گئی معلومات اور رہنمائی کے وسیلے سے طلباء کے سیکھنے کی رفتار اور کمرہ جماعت میں اساتذہ کی سرگرمی اور وابستگی بہتر ہوگی۔

ہم قارئین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم بامقصد تنقید اور تعمیری مشورے قبول کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار ہیں۔

محمد شریف شمشاد
کموڈور (ریٹائرڈ)
چیئرمین
فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

قومی تعلیمی پالیسی (۱۹۹۸ء۔۲۰۱۰ء)
نصب العین اور مقاصد

مقاصد

۱۔ تعلیم فرد کی ذہنی، جسمانی، نظریاتی اور اخلاقی تربیت کا مؤثر ذریعہ ہے جو اسے مقصدِ حیات سے آشنا کرتی ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لیے ضروری ساز و سامان سے لیس کرتی ہے۔ یہ روحانی نشوونما اور انسانی ضروریات کی تکمیل کا وسیلہ بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے تعلیم ایک مستحکم اسلامی معاشرے کی تشکیل اور امانت و دیانت کی اقدار کو افراد کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لیے مدد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

۲۔ ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد ہی پاکستان میں تعلیم کو ایک واضح رخ پر آگے بڑھانے کی جدوجہد کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ قائداعظم نے چند مقاصد متعین کر دیے تھے جو تعلیمی سرگرمیوں کے رہنما اصول ہیں۔ زیرِ نظر پالیسی میں بھی ان ہی رہنما اصولوں اور دستورِ پاکستان سے ہدایت اور فیض حاصل کیا گیا ہے۔ ان مقاصد کو پالیسی میں ان الفاظ سے بہتر طریقے سے ادا نہیں کیا جا سکتا ہے جو خود قائداعظم نے ۲۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان تعلیمی کانفرنس منعقدہ کراچی کے لیے ایک پیغام میں ادا فرمائے تھے۔

''آپ لوگ جانتے ہیں کہ تعلیم کی اہمیت اور صحیح طریقے کی تعلیم پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی کم ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک صدی سے زیادہ غیرملکی حکمرانی کے دوران ہمارے عوام کی تعلیم پر کافی توجہ صرف نہیں کی گئی۔ اگر ہم حقیقی، جلد اور ٹھوس ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس سوال کو خلوص کے ساتھ حل کرنا ہوگا اور اپنی تعلیم کی حکمتِ عملی اور پروگرام کو ان خطوط پر استوار کرنا ہوگا جو ہمارے عوام الناس کے مزاج کے مطابق ہوں، ہماری تاریخ اور ثقافت سے ہم آہنگ ہوں اور جن میں جدید حالات اور دنیا میں ہونے والی زبردست ترقی کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔''

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری مملکت کے مستقبل کا زیادہ تر انحصار اس امر پر ہوگا کہ ہم اپنے بچوں یعنی مستقبل کے پاکستانی شہریوں کو کس طرح تعلیم دیتے ہیں اور ان کی پرورش و پرداخت کس طریقے سے کرتے ہیں۔ تعلیم کے معنی صرف کتابی تعلیم ہی نہیں اور اس وقت تو وہ بھی بہت پست درجہ کی معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو مجتمع کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کے کردار کی تعمیر کریں۔ فوری اور اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو سائنسی اور فنی تعلیم دیں تاکہ ہم اپنی اقتصادی زندگی کی تشکیل کر سکیں۔ ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا ہوگا کہ ہمارے لوگ سائنس، تجارت، کاروبار اور بالخصوص صنعت و حرفت قائم کرنے کی طرف دھیان دیں۔ لیکن یہ نہ بھولیے کہ ہمیں دنیا کا مقابلہ کرنا ہے جو نہایت تیزی سے اس سمت رواں ہے۔''

''اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر کرنی چاہیے جس کا مطلب ہے کہ ان میں وقار، راست بازی اور قوم کی بے لوث خدمت کا بے پناہ جذبہ اور احساس ذمہ داری پیدا کر دیا جائے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ان میں اقتصادی زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کی اہلیت اور صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہو اور وہ اس طرح سے کام کریں کہ پاکستان کے لیے

نیک نامی کا باعث ہوں۔"

۳۔ قائدِ اعظم کی اس خواہش کا عکس اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں بھی موجود ہے اور اس کی متعلقہ دفعات درج ذیل ہیں:

"پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لیے کوشش کرے گی:

(i) قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچانا اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا۔

(ii) ان تمام شہریوں کے لیے جو کمزوری، بیماری یا بے روزگاری کے باعث مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں بلا لحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل بنیادی ضروریات زندگی، مثلاً خوراک، لباس، مکان، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرے گی۔

(iii) کم سے کم ممکنہ مدت کے اندر ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور مفت اور لازمی ثانوی تعلیم مہیا کرے گی۔

(iv) مختلف علاقوں کے افراد کو تعلیم و تربیت، زرعی، صنعتی ترقی اور دیگر طریقوں سے اس قابل بنائے گی کہ وہ ہر قسم کی قومی سرگرمیوں میں جن میں ملازمت پاکستان میں خدمت بھی شامل ہے، پورا پورا حصہ لے سکیں۔

(v) مملکت شہریوں کے درمیان علاقائی، نسلی، قبائلی، فرقہ وارانہ اور صوبائی تعصّبات کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

(vi) پاکستان کی ملازمت کے مختلف درجات میں اشخاص سمیت افراد کی آمدنی اور کمائی میں عدم مساوات کو کم کرے گی۔

(vii) قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

۴۔ مستقبل کا تصور یہ ہے کہ پاکستان کو ایک متحد و مربوط وحدت کی شکل دی جائے جو اکیسویں صدی کے چیلنجوں کے مقابلے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہو۔ اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ایسی قوم تیار کی جائے جو تعلیمی لحاظ سے اعلیٰ ترقی یافتہ، سیاسی لحاظ سے متحد، معاشی لحاظ سے خوشحال، اخلاقی لحاظ سے مضبوط اور روحانی لحاظ سے ارفع ہو۔

نصب العین

۱۔ قرآن وسنت کو نصاب کا جزو لاینفک بنانا تا کہ قرآن پاک کی تعلیمات کو تعلیم و تربیت کے نظام کے توسط سے فروغ دیا جائے۔ پاکستان کی آنے والی نسل کو اس نہج پر تعلیم و تربیت دی جائے کہ وہ ایسے عملی مسلمان بنیں جو عزم و اعتماد، عقل و فہم اور رواداری و برداشت سے متصف ہو کر اگلے ہزار سالہ عہد میں داخل ہوں۔

۲۔ روایتی اور غیر روایتی طریقوں کے ذریعے اور سکول چھوڑنے والے طلباء کو ملک بھر میں بنیادی تعلیم کے اجتماعی سکولوں میں دوبارہ داخلہ دے کر بنیادی تعلیم کا فیض عام کرنا۔

۳۔ تعلیم کے وسائل اور مواد کے لحاظ سے بچوں کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنا۔

۴۔ ہر بچے تک مفت رسائی کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کر کے تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کرنا۔

۵۔ ثانوی تعلیم کے خواہش مند ہر بچے اور بچی کے داخلے کو یقینی بنانا۔

۶۔ تنوع پر زور دینا تا کہ نظام کو اس طرح تبدیل کیا جائے کہ وہ طلب پوری کرنے کا اہل ہو محض وسائل کی فراہمی کا ہی نہیں ہر سطح کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کی دنیا میں لے آنا تا کہ وہ مفید اور کارآمد شہری بنیں اور معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ان کا کردار مثبت ہو۔

۷۔ نصاب کو ترقی دینے کے عمل کو مسلسل بنانا اور نظام تعلیم کو یکساں بنانے کا اہتمام کرنا۔

۸۔ طلبا کو پیشہ ورانہ اور خصوصی تعلیم کے حصول کے لیے تیار کرنا۔

۹۔ اساتذہ کو تربیت دینے والوں اور تعلیم کے شعبہ کا نظم ونسق سنبھالنے والوں کے لیے دورانِ ملازمت تربیت کے طریق کار کو مؤثر اور منظم بنانے کے عمل کو مستقل شکل دینا۔ ثانوی درجہ اور گریجویٹ درجے کے بعد طویل مدت کے متوازی پروگرام جاری کر کے قبل از وقت اساتذہ کی تربیت کے معیار کو بہتر بنانا۔

۱۰۔ دورانِ ملازمت اور قبل از ملازمت اساتذہ کی تربیت کے لیے پالیسی، منصوبہ بندی اور ترقی کا قابل عمل خاکہ تیار کرنا۔

۱۱۔ صنعتی ضروریات اور طلب کے مطابق تربیت یافتہ افرادی قوت کی فراہمی کے لیے ملک میں ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم کو آگے بڑھانا۔

۱۲۔ تکنیکی تعلیم کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانا تا کہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم (TVE) کے گریجویٹوں کے لیے روزگار کے مواقعوں میں اضافہ کرنے کے لیے نظام تعلیم کے جمود کو ختم کر کے طلب ورسد میں مطابقت پیدا کر لی جائے۔

۱۳۔ تمام عمر کے بچوں میں اطلاعاتی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر) کو مقبول بنانا اور انھیں آنے والی صدی کے لیے تیار کرنا۔ کلاس میں کمپیوٹر کے مختلف عملوں کی تعلیم کے ذریعے اس کی ایک معاون کی حیثیت سے اہمیت کو اجاگر کرنا۔ تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی اور نگرانی کے لیے اطلاعاتی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر) سے استفادہ کرنا۔

۱۴۔ نادار طلباء کے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۱۵۔ تمام سطحوں پر نگرانی اور جانچ کے طریق کار کو مستقل نظام کے تحت لانا، خوبیوں کی علامتوں کی نشاندہی کرنا اور عملدرآمد کے دوران اصلاحی اقدام کرنا۔

۱۶۔ نئے دریافت شدہ علوم اور مضامین کا یونیورسٹیوں میں اجرا کر کے اعلیٰ تعلیم کے مختلف شعبوں میں درجہ کمال کا حصول اور منتخب مضامین اور موضوعات پر توسیع وتحقیق کر کے اعلیٰ تعلیم کے مراکز میں تبدیل کرنا۔

۱۷۔ سیکھنے، سکھانے اور تحقیق کے طریقوں کو بین الاقوامی معیار پر لانے کے لیے اعلیٰ تعلیم کے معیار کی قدر میں اضافہ کرنا۔

تدریس اردو کے عمومی رقومی مقاصد

طالب علم یہ احساس وشعور حاصل کرے کہ:

ا۔ اردو تحریکِ پاکستان کے اہم عوامل میں شامل ہے۔

ب۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ملک کے ہر حصے کے لیے ذریعہ اظہار اور وسیلہ اتحاد ہے۔

ج۔ اردو پاکستان اور متعدد دیگر مما لک میں بولی، سمجھی اور پڑھی جاتی ہے۔

د۔ اردو تمام علوم وفنون اور جدید تقاضوں کے لیے موزوں ہے۔

ہ۔ اردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ وتراکیب کو اپنانے کی صلاحیت موجود ہے۔

و۔ اردو ابلاغ عامہ کی مؤثر زبان ہے۔

ز۔ طالب علم سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدید ترقیات سے آگاہی حاصل کرے۔

ح۔ اردو زبان کی ابتدا اور ارتقا کے متعلق ضروری معلومات وتصورات حاصل کرے۔

ط۔ اردو ادب کی کتابوں سے حسب استعداد استفادہ کرے۔

تدریس اردو کے خصوصی مقاصد

۱۔ اردو زبان کی صلاحیت، حیثیت اور اہمیت کا شعور پیدا کرنا اور اس کے ذریعے سے علوم وفنون کی عصری ترقیات سے آگاہی حاصل کرنا۔

۲۔ اردو زبان کی ساخت سے واقفیت حاصل کرنا اور اس کے ذریعے سے دیگر پاکستانی زبانوں کے ادب کا مطالعہ کرنا۔

۳۔ نظم ونثر کو صحیح لہجے، درست تلفظ اور روانی سے پڑھنا اور ان کا مفہوم سمجھنا۔

۴۔ علم میں اضافے کے لیے درسی کتابوں کے علاوہ اردو زبان و ادب کی دیگر کتابوں کے مطالعے کا شوق پیدا کرنا۔

۵۔ لسانی سرگرمیوں کے ذریعے سے قوت مشاہدہ، فکر، حافظہ اور تخیل کی صلاحیتوں کو ترقی دینا اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا اہتمام کرنا۔

۶۔ سماعت کے ذریعے سے اردو زبان و ادب سے متعلق آگہی حاصل کرنا۔

۷۔ تقریر کے ذریعے سے سادہ، واضح اور تخلیقی اظہار کی صلاحیت پیدا کرنا۔

۸۔ تحریر کے ذریعے سے سادہ، واضح اور تخلیقی اظہار کی صلاحیت پیدا کرنا۔

۹۔ وطن سے محبت نظریہ پاکستان کی حفاظت قومی اور ملکی وسائل سے آگاہی اور تحفظ کے جذبات پیدا کرنا۔

۱۰۔ اسلامی تہذیب کے لیے محبت، حفاظت اور احترام کے جذبات پیدا کرنا اور مشاہیر عالم کا احترام کرنا۔

تدریس اردو کے خصوصی مقاصد کی تفصیل

۱۔ اردو زبان کی صلاحیت، حیثیت اور اہمیت کا شعور پیدا کرنا اور اس کے ذریعے سے علوم و فنون کی عصری ترقیات سے آگاہی حاصل کرنا۔

طالب علم یہ احساس و شعور حاصل کرے کہ:

ا۔ اردو تحریکِ پاکستان کے اہم عوامل میں شامل ہے۔

ب۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور ملک کے ہر حصہ کے لیے ذریعہ اظہار اور وسیلہ اتحاد ہے۔

ج۔ اردو پاکستان اور متعدد دیگر ممالک میں بولی، سمجھی اور پڑھی جاتی ہے۔

د۔ اردو تمام علوم و فنون اور جدید تقاضوں کے لیے موزوں ہے۔

ہ۔ اردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ و تراکیب کو اپنانے کی صلاحیت موجود ہے۔

و۔ اردو ابلاغ عامہ کی مؤثر زبان ہے۔

ز۔ اردو میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی جدید ترقیات سے آگاہی حاصل ہو سکتی ہے۔

ح۔ اردو زبان کی ابتدا اور ارتقا کے متعلق ضروری معلومات امرِ لازم ہے۔

ط۔ اردو ادب کی کتابوں سے حسبِ استعداد استفادہ کرنا زبان و بیان کی ترقی کا ضامن ہے۔

۲۔ اردو زبان کی ساخت سے واقفیت حاصل کرنا اور اس کے ذریعے سے دیگر پاکستانی زبانوں کے ادب کا مطالعہ کرنا۔

ا۔ طالب علم قواعد کے اصولوں سے واقفیت حاصل کرے اور انھیں استعمال میں لائے۔

ب۔ سادہ اور مرکب جملوں کے معیار اور صحت سے واقف ہو اور انہیں تقریر و تحریر میں استعمال کرے۔

ج۔ روزمرہ اور محاورات کا فرق جان لے اور ان کا صحیح استعمال کرے۔

د۔ پاکستانی زبانوں کے منتخبات کا مطالعہ کرے۔

ہ۔ مشہور صوفیا اور ادبا و شعرا کے منتخبات کے تراجم کا مطالعہ کرے۔

۳۔ نظم و نثر کو صحیح لہجے، درست تلفظ اور روانی سے پڑھنا اور ان کا مفہوم سمجھنا۔

ا۔ طالب علم پڑھنے میں موزوں لہجے اور درست تلفظ کا خیال رکھے۔

ب۔ نظم کو تحت اللفظ اور ترنم سے پڑھے اور اعضا کی حرکات اور مفہوم میں مطابقت پیدا کرے۔

ج۔ پڑھنے کی رفتار بڑھانے کی مسلسل کوشش کرے۔

۴۔ علم میں اضافے کے لیے درسی کتابوں کے علاوہ اردو زبان و ادب کی دیگر کتابوں کے مطالعے کا شوق پیدا کرنا۔

ا۔ طالب علم صحیح عادات مطالعہ اپنائے۔

ب۔ درسی کتب کے علاوہ دیگر موزوں کتابوں کے مطالعے کا بھی شوق رکھے اور ذاتی کتب خانے کے لیے کتابیں جمع کرے۔

ج۔ ادارے کے کتب خانے کے علاوہ دیگر کتب خانوں سے بھی استفادہ کرے۔

د۔ درسی کتاب میں شامل ادیبوں اور شاعروں کی مزید تخلیقات کا مطالعہ کرے۔

ہ۔ طالب علم قومی زبان کے ادب کا مطالعہ جاری رکھے۔

و۔ اردو ادب کی کتابوں سے حسب استعداد استفادہ کرے۔

ز۔ اخبارات و رسائل کے ادبی حصوں سے استفادہ کرے۔

ح۔ وطنی اور ملی موضوعات پر ادب پاروں کا مطالعہ کرے۔

۵۔ لسانی سرگرمیوں کے ذریعے سے قوتِ مشاہدہ، فکر، حافظے اور تخیل کی صلاحیتوں کو ترقی دینا اور تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کا اہتمام کرنا۔

ا۔ طالب علم بیت بازی کے مقابلوں میں حصہ لے۔

ب۔ الفاظ، محاورات، ضرب الامثال اور اشعار و اقوال کو برمحل استعمال کرے۔

ج۔ مضمون، کہانی اور نظم کا مرکزی خیال اخذ کرے۔

د۔ دیے ہوئے موضوع پر موزوں انداز میں فی البدیہ اظہار کرے۔

ہ۔ دیے ہوئے عنوان سے مربوط کہانی روداد لکھے۔

۶۔ سماعت کے ذریعے سے اردو زبان، ادب سے متعلق آگہی حاصل کرنا۔

ا۔ طالب علم پوری توجہ سے معقول طوالت کی گفتگو سنے۔

ب۔ ٹیلی فون، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیپ ریکارڈر، کمپیوٹر (انٹرنیٹ) وغیرہ سے معلومات اخذ کرے۔

ج۔ مختلف لہجے اور روانی کی تقریریں لیکچر سن کر ان کا مرکزی خیال سمجھے اور اہم نکات اخذ کرے۔

د۔ الفاظ کا تلفظ غور سے سنے اور اسے دہرائے اور صحیح تلفظ اپنائے۔

۷۔ تقریر کے ذریعے سے سادہ، واضح اور تخلیقی اظہار کی نشوونما کرنا۔

ا۔ طالب علم اپنے مشاہدات کے بارے میں گفتگو کرے۔

ب۔ کسی علمی موضوع پر فی البدیہہ مختصر تقریر کرے۔

ج۔ صحتِ بیان، سادگی، صحیح لہجے اور روانی کے ساتھ بات کرے۔

د۔ واقعات، کہانیاں لطیفے، اقوالِ زریں اور نظمیں سنائے۔

ہ۔ کرداروں کی مناسبت سے درست اداکاری کے ساتھ برجستہ مکالمے ادا کرے۔

و۔ مضمون، کہانی، نظم اور شعر کا مرکزی خیال بیان کرے۔

ز۔ بامقصد سوالات پوچھے اور سوالات کے جواب دے۔

ح۔ کارٹون رتصویر رخاکہ دیکھ کر معانی اور مطالب بیان کرے۔

ط۔ بزم ادب، مباحثوں، مذاکروں اور علمی مجالس میں حصہ لے اور اپنے منتخبات یا اپنی تخلیقات پڑھ کر سنائے۔

ی۔ کسی تحریر یا شعر پر تنقید کرے۔

۸۔ تحریر کے ذریعے سے سادہ، واضح اور تخلیقی اظہار کی صلاحیت پیدا کرنا۔

ا۔ طالب علم صحت و صفائی کے ساتھ لکھنے کی رفتار میں تیزی پیدا کرے۔

ب۔ ادارے رکلاس کے میگزین میں مضمون لکھے اور اس کی ترتیب میں حصہ لے۔

ج۔ قلمی دوستوں کو خط لکھے۔

د۔ روزمرہ کے اہم واقعات کو اپنی ڈائری یا روزنامچے میں لکھے۔

ہ۔ اخبارات و جرائد سے خبریں، مضامین اور اداریے پڑھ کر ان کا خلاصہ لکھے۔

و۔ مفید کتابوں کی فہرست مرتب کرے۔

ز۔ اپنی پڑھی ہوئی کتب پر مختصر تعارف لکھے۔

ح۔ تحریری مقابلوں میں حصہ لے۔

ط۔ تحریر میں رموزِ اوقاف اور پیرابندی کا خیال رکھے۔

ی۔ اپنی سوانح مرتب کرے نیز روزمرہ زندگی سے تعلق رکھنے والے موضوعات پر چار سو سے پانچ سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھے۔

ک۔ خطوط، رسیدیں، درخواستیں، روداد، سفرنامے اور مکالمے لکھے۔

۹۔ وطن سے محبت، نظریہ پاکستان کی حفاظت، قومی اور ملکی وسائل سے آگاہی اور تحفظ کے جذبات پیدا کرنا۔

ا۔ طالب علم پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرے۔

ب۔ اس بات پر یقین رکھے کہ پاکستان اسلامی تہذیب و ثقافت کے تحفظ کے لیے وجود میں آیا ہے۔

ج۔ وطن سے محبت کو جزوِ ایمان سمجھے اور وطن کی خاطر قربانی دینے کے لیے تیار رہے۔

د۔ آزادی کی قدر و قیمت سے آگاہی ہو۔

ہ۔ پاکستان کے لوگوں کے لیے محبت و احترام کا جذبہ رکھے۔

و۔ اتحاد کی برکتوں سے واقف ہو۔

ز۔ تشکیلِ پاکستان سے متعلق قائدِ اعظمؒ، علامہ اقبالؒ اور دیگر مجاہدین آزادی کے خیالات سے واقف ہو۔

ح۔ قومی شعائر اور قومی مشاہیر کا احترام کرے۔

ط۔ پاکستانی طرزِ معاشرت کو اپنانے میں فخر محسوس کرے۔

ی۔ سماجی بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔

ک۔ یہ شعور رکھے کہ پاکستان کے استحکام کی اصل بنیاد اسلام ہے۔

م۔ قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دے۔

ن۔ ملکی وسائل اور مسائل سے آگاہ ہو۔ مسائل کی اہمیت کو سمجھے، وسائل اور مسائل میں توازن پیدا کرے۔

س۔ قومی اور ملکی وسائل کے استعمال میں بچت کا جذبہ رکھے۔

ع۔ قومی اور ملکی وسائل میں اضافے کا جذبہ رکھے۔

ف۔ ملکی مصنوعات کو ترجیح دے۔

۱۰۔ اسلامی تہذیب کے لیے محبت، حفاظت اور احترام کے جذبات پیدا کرنا اور مشاہیر عالم کا احترام کرنا۔

ا۔ انبیاءِ کرامؑ، حضرت محمد ﷺ، اہل بیت، صحابہ کرام، آئمہ کرام اور بزرگانِ دین کا احترام کرے۔

ب۔ دوسرے مذاہب کے بزرگوں، کتابوں اور عبادت گاہوں کا احترام کرے۔ جہاد کی فضیلت سے آگاہ ہو۔

نصاب اردو لازمی

حصہ نثر:

۱۔	اپنی مدد آپ	(سرسید احمد خان)
۲۔	روزمرہ و محاورہ	(الطاف حسین حالی)
۳۔	زیور کا ڈبا	(پریم چند)
۴۔	سنہ	(مشتاق یوسفی)
۵۔	مس چڑیا کی کہانی	(خواجہ حسن نظامی)
۶۔	مرحوم کی یاد میں	(پطرس بخاری)
۷۔	تلخیص	(مؤلفین)
۸۔	منظور	(منٹو)
۹۔	ایک نامور مسلم سائنس دان	(حمید عسکری)
۱۰۔	نشہ بازی کی لعنت	(مؤلفین)
۱۱۔	ایک کہانی بڑی پرانی	(ہاجرہ مسرور)
۱۲۔	شاہین بچے	(شوکت تھانوی)
۱۳۔	مائیں	(احمد ندیم قاسمی)
۱۴۔	مکتوب	(غالب و اقبال)
۱۵۔	اوورکوٹ	(غلام عباس)
۱۶۔	روداد	(مؤلفین)
۱۷۔	مکالمہ	(مؤلفین)
۱۸۔	روزنامچہ / ڈائری	(مؤلفین)
۱۹۔	درخواست	(مؤلفین)
۲۰۔	رسید	(مؤلفین)
۲۱۔	ادبی اصطلاحات	(مؤلفین)

(تشبیہ۔استعارہ۔تلمیح۔غزل۔قافیہ۔ردیف۔مطلع۔مقطع۔تخلص)

حصہ نظم:

۱۔	حمد	(ماہر القادری)
۲۔	نعت	(مولانا ظفر علی خان)

۳۔	بہارِ صبح	(میر انیس)
۴۔	بنجارا نامہ	(نظیر اکبر آبادی)
۵۔	خطاب بہ جوانانِ اسلام	(علامہ اقبال)
۶۔	طلوعِ اسلام	(علامہ اقبال)
۷۔	بڑھے چلو	(اختر شیرانی)
۸۔	شبِ معراج	(ظفر علی خان)
۹۔	شامِ رنگین	(حفیظ جالندھری)
۱۰۔	مستقبل کی ایک جھلک	(ظفر علی خان)
۱۱۔	ایبسٹریکٹ آرٹ	(سید محمد جعفری)
۱۲۔	قطعات	(مرزا محمود سرحدی)

حصہ غزل:

۱۔	جس سر کو غرور	(میر تقی میر)
۲۔	فقیرانہ آئے	(میر تقی میر)
۳۔	سن تو سہی	(حیدر علی آتش)
۴۔	دہن پر ہیں	(حیدر علی آتش)
۵۔	اثر اس کو	(مومن خان مومن)
۶۔	ٹھانی تھی دل میں	(مومن خان مومن)
۷۔	ان آنکھوں نے	(نواب مرزا داغ)
۸۔	اب دل ہے مقام	(نواب مرزا داغ)
۹۔	اپنا سا شوق	(حسرت موہانی)
۱۰۔	ہر حال میں	(حسرت موہانی)
۱۱۔	ستم کی رسمیں	(فیض احمد فیض)
۱۲۔	مشکل میں اگر	(فیض احمد فیض)
۱۳۔	مر کر بھی	(احمد ندیم قاسمی)
۱۴۔	پھر بھیانک تیرگی	(احمد ندیم قاسمی)

قواعد: تشبیہ، استعارہ، تلمیح، مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف کی تعریف اور مثالیں ۔تذکیر و تانیث (غیر حقیقی)
روداد/مکالمہ/روزنامچہ/درخواست/رسید/تلخیص

نوٹ: نصابی کتاب کے اسباق نمبر ۷ اور ۱۶ تا ۲۱ قواعد کا حصہ ہیں۔

تفہیمی سطحوں اور کمانڈ ورڈز (Command Words) کی تعریف جو امتحانی پرچے میں استعمال ہوئے ہیں
تفہیمی سطحوں کی تعریف

جاننا:

یہ حقائق اور اعداد و شمار، لغت اور سیاق و سباق جاننے اور یاد رکھنے کا تقاضہ کرتا ہے اور اہم تصورات، رجحانات، تسلسلات، درجہ بندیوں وغیرہ کو جاننے اور یاد رکھنے سے متعلق ہے۔ اس کو کون، کہاں، کیا، فہرست بنانے، تعریف کرنے، بیان کرنے، نشاندہی کرنے، لیبل لگانے، جدول حوالہ دینے، نام دینے، بیان کرنے وغیرہ پر مبنی سوالات کے ذریعے پڑھایا اور جانچا جاسکتا ہے۔

سمجھنا:

یہ معلومات کی سمجھ، معنی جاننے، حقائق کی ترجمانی، موازنہ کرنے، تقابلہ کرنے، گروپ بنانے، اسباب و وجوہات اخذ کرنے، نمونوں کو دیکھنے، اجزاء کو ترتیب دینے، رابطے بنانے، اختصار کرنے، حل کرنے، مقاصد کی نشاندہی کرنے، اثبات کو تلاش کرنے وغیرہ کا متقاضی ہے۔ اس کو کیوں، کیسے، ثابت کرنے، اظہار کرنے، تشریح کرنے، ترجمانی کرنے، اختصار کرنے، وضاحت کرنے، ثابت کرنے، مرکزی خیال یا موضوع کی نشاندہی کرنے، پیشین گوئی کرنے، موازنہ کرنے، امتیاز کرنے، گفتگو کرنے، راستہ یا سمت کا تعین کرنے، بیان کرنے، حل کرنے وغیرہ پر مبنی سوالات کی بنیاد پر پڑھایا اور جانچا جاسکتا ہے۔

اطلاق:

یہ معلومات یا تصورات کو نئے حالات میں استعمال کرنے، سوالات حل کرنے، معلومات اور تصورات کو ترتیب دینے، پرانے تصورات کو استعمال کرتے ہوئے نئے تصورات کو جنم دینے، دیے گئے اثبات کو عام کرنے، تعلقات کا تجزیہ کرنے، معلومات کو مختلف ذرائع سے وابستہ کرنے، نتائج اخذ کرنے، قدر جانچنے وغیرہ کا متقاضی ہے۔ اس کو امتیاز کرنے، تجزیہ کرنے، تعلق کو ثابت کرنے، ایک متبادل حل بیان کرنے، ترجیح دینے، وجوہات بیان کرنے، درجہ بندی کرنے، وضاحت کرنے، تقویت دینے، موازنہ اور تقابلہ کرنے، تخلیق کرنے، نمونہ بنانے، فارمولا لگانے، مکمل کرنے، دوبارہ ترتیب دینے، دوبارہ بنانے یا تخلیق کرنے، تنظیم نو کرنے، نتائج کی پیشین گوئی کرنے وغیرہ پر مبنی سوالات کی بنیاد پر پڑھایا اور جانچا جاسکتا ہے۔

کمانڈ ورڈز (Command Words) کی تعریف

تنقید کرنا: اندازہ کرنا، میزان کرنا، مناسب الوزن اہمیت دینا، نمایاں کرنا، تمیز کرنا، کسی چیز کی خوبیاں اور خامیاں اجاگر کرنا۔

تقریظ کرنا: تنقید کرنا، خوبیاں اور خامیاں نمایاں کرنا، کسی نثر پارہ یا کسی افسانوی ادب پڑھنے کے بعد اپنی رائے اپنی پسند یا ناپسند کی وجوہات لکھنا۔

تبصرہ کرنا: تحقیق کرنا، جانچنا، رائے ظاہر کرنا، بحث کرنا، کیفیت واضح کرنا۔

وضاحت کرنا: صاف بیانی، غیر مبہم بیان لکھنا، صاف قابل فہم تحریر جس میں کوئی بات الجھی ہوئی نہ ہو، جچا تلا سوچا سمجھا جواب لکھنا۔

اسلوب بیان: اسٹائل، لکھنے کا انداز، طرز بیان، ادبی سلیقہ

عبارت: فقرہ، جملہ، پیراگراف، تمثیل

روداد: تذکرہ، بیان، رپورٹ، کوائف، تفصیلات، واقعاتی کیفیت، ماجرا، تفصیلی حالات، تجربات و مشاہدات کا بیان، روایت، قصہ، کہانی، جگ بیتی، آپ بیتی

نشان دہی کرنا: مختلف النوع جوابات یا بیانات سے صحیح جواب / بیان چننے کے قابل ہونا۔

تشریح کرنا: شرح کے معنی ہیں کھولنا، کسی شعر یا نثر پارہ کو آسان اور عام فہم انداز میں لکھنا۔

تجزیہ کرنا: دیے گئے مواد کو سوال کے مطابق الگ الگ کر سکنا۔ کسی تحریر یا واقعہ سے اس کے اچھے اور برے پہلو کو پہچان سکنا۔ جواب لکھتے وقت انتخاب دلائل دے کر کرنا۔

اظہار کرنا: اپنے خیال، سوچ اور پڑھے گئے مواد کو صحیح طور پر واضح کرنا۔ اپنا مدعا یا مافی الضمیر بیان کرنا، رائے دینا۔

آگہی حاصل کرنا: کسی شے کے متعلق پوری جزئیات سے واقفیت حاصل کرنا تا کہ کہیں شک نہ رہے۔

غور کرنا: کسی عبارت کا توجہ سے معائنہ کرنا۔

بحث کرنا: جرح کرنا، کسی موضوع پر سوال و جواب کرنا، کسی بات کے رد و قبول کے دلائل دینا، کسی کو اپنی بات یا اپنے موقف پر قائل کرنے کے لیے کچھ کہنا۔

توضیح کرنا: تشریح کرنا، حل کرنا، معمہ کھولنا، اپنے جواب میں کوئی مبہم او رنا قابل فہم تحریر نہ لکھنا۔

اندازہ لگانا: اپنے علم اور ذہانت سے کسی بات کو کہنے سے پہلے سمجھ لینا، مہارت کی بنیاد پر قبل از وقت حقیقت جان لینا۔ کسی عبارت کو پڑھ کر اس کے اختتام پر رائے دے سکنا۔

سرسری جائزہ لینا: بہت غور او رڈوب کر پڑھنے کی بجائے، سطحی اور اوپری سی معلومات فراہم کرنا۔

وجہ بیان کرنا: کسی تحریر یا تقریر یعنی لکھتے اور بولتے وقت اپنی بات کا سبب بیان کرنا۔

خلاصہ لکھنا: کسی متن کو اپنے الفاظ میں مختصراً اور واضح کہنا۔ کسی مضمون کے مرکزی نکتہ کو پہچان کر اس کے گرد تانے بانے

بن سکنا۔

استفادہ کر سکنا: اپنی حاصل کردہ معلومات سے فائدہ اٹھا سکنا اور اسے بروقت استعمال کر سکنا۔

جائزاتی رپورٹ لکھنا: کسی مشاہدہ یا واقعہ کی صحیح جانچ پڑتال کے بعد تفصیلی تحریر لکھنا۔

صحیح صحت کے ساتھ معنی سمجھنا: تحریر کے لغوی معنی کے ساتھ ساتھ روانی میں کہے گئے فقرے اور بین السطور بات یا حالات کے ربط کے ساتھ کسی بات کو سمجھنا۔

فرق بتانا: دو اجزاء کو علیحدہ علیحدہ کر سکنا، دو اشیاء میں باہم مماثلت کے باوجود ان کے درمیان خط امتیاز کھینچ سکنا۔

استدلال کرنا: کسی دلیل یا ثبوت کے بارے میں سمجھنا، ادراک کرنا، سوچنا، تفکر کرنا، غور کرنا، مشاہدہ کرنا، نوٹ کرنا، توجہ دینا، ذہن لڑانا، آگاہ ہونا اور پھر اپنے دلائل کی روشنی میں بات کو رد یا قبول کرنا۔

فہم: ادراک، عقل و دانش، ذکاوت، سوچ بچار آگاہی۔ کسی علمی بات کو اس کے صحیح سیاق و سباق میں سمجھنا، کسی نئے علم کا اپنے ذہن میں موجود علم سے رابطہ بنانا۔

واضح کرنا: آشکار کرنا، ظاہر کرنا، صاف کرنا، اجاگر کرنا، قابل شناخت بنانا، پوچھے گئے سوال کو اپنے الفاظ میں کھول کر بیان کرنا تا کہ سوال اور جواب میں معقول ربط پیدا ہو جائے۔

مقابلہ کرنا: ملا کر دیکھنا، آمنے سامنے رکھنا، پہلو بہ پہلو رکھ کر دیکھنا، ایک کو دوسرے کے مقابل رکھ کر جانچنا، موازنہ کرنا، ایک چیز کے مقابل دوسری چیز کی خوبیاں یا خامیاں بتانا۔

روشناس ہونا: واقف ہونا، اچھی طرح پہچان سکنا۔

مقالہ تیار کرنا: کسی واقعہ یا موضوع پر تحقیق کا مواد جمع کر کے دعوے اور ثبوت کے ساتھ پیش کرنا اور اسی میں موقع بے موقع کسی قول یا محاورے یا شعر سے اپنی بات کو وزن کے ساتھ کہنا یا لکھنا۔

موازنہ کرنا: دو اشیاء کے درمیان مقابلہ کرنا، ان کے اچھے اور برے، مفید اور مضر پہلوؤں پر نظر ڈالنا، ان کی یکسانیت اور فرق کو واضح کرنا۔

تخلیق کرنا: اپنی سوچ اور محنت سے کچھ بامعنی اور ربط کے ساتھ لکھنا، کوئی کہانی یا افسانہ لکھنا جو کہیں سے نقل نہ ہو۔

مشاہدہ کرنا: کسی واقعہ کو دیکھنا، کسی منظر کی جزئیات پر نظر کرنا، بصری ذرائع سے معلومات اکٹھی کرنا۔

اعادہ کرنا: دہرانا، مشق کرنا، دوبارہ کوشش کرنا۔

جانچنا: پرکھنا، کسی متن کو سمجھ کر اس کی باریکیوں پر نظر کر سکنا، کسی متن سے اغلاط الفاظ فقرے چن سکنا، نظر ثانی یا دوبارہ پڑھ کر اپنی تحریر کے ادبی مقام کا تعین کر سکنا۔

طبع آزمائی کرنا: شعر یا نظم لکھنے کی کوشش کرنا، تک بندی کرنا، پیروڈی کرنا، کسی مشہور غزل کی زمین استعمال کرنا۔

اہمیت بیان کرنا: قدر و منزلت بتانا، ضرورت کی وجہ بتانا، فوائد بتانا۔

مدعا بیان کرنا: مقصد واضح کرنا، کسی غرض یا خواہش یا ارادہ کا ظاہر کرنا۔

زیر و بم کی شناخت کر سکنا: نیچا اور اونچا سر پہچان سکنا، شعری اصطلاح میں شعر کی ادائیگی کے وقت الفاظ شعر پہچاننا اور سکتہ نہ آنے دینا

تا کہ شعر رواں اور واضح ہو۔

فی البدیہہ تقریر کرنا: کسی موضوع پر بغیر پہلے سے تیاری کے فوری بولنا۔

منطقی ترتیب دینا: لکھتے یا بولتے وقت اول آخر اور درمیان میں بات کو اس طرح بیان کرنا کہ ربط گفتگو نہ ٹوٹے۔

ترتیب وار لکھنا: لکھتے وقت اپنے جواب کو مرحلہ وار ربط سے لکھنا۔ جواب کی ترتیب سوال کے مطابق ہونا۔

<u>مجوزہ کتاب</u>

سرمایۂ اردو حصہ اول گیارہویں جماعت کے لیے
نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد